بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

چہ گویم با تو گر آئی بچشم در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

سلسلة الجدید جلد ۱

جمعۃ المبارک

سلسلة القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

دہلی

مظفر نگر سے عبد الخالق صاحب اور ایک اور دوست اور شاہ آباد سے خان صاحب انوار حسین خان حضرت کی زیارت کے واسطے آئے ہوئے تھے۔ رات کو میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر اور صاحبزادہ میان محمود احمد بھی پہنچ گئے۔ چونکہ حضرت کے یہان آنے کے متعلق کچھ ٹھیک پتہ نہ تھا۔ اس واسطے میر صاحب واپس قادیان جاتے تھے۔ مگر راستہ سے خبر پاکر لوٹ آئے۔

تازہ رویا

۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح حضرت نے فرمایا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ تھوڑے سے چنے بھونے ہوئے سفید ہین۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔ فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ چنے۔ مُولی۔ بینگن یا پیاز خواب مین دیکھین تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہی اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے۔ جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہیگی۔ فرمایا انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے۔ کہ میری ساری عمر خوشی مین گذرے۔ تو یہ ہو نہین سکتا۔ انّ مع العسر یسرًا وانّ مع العسر یسرا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔

زیارت قبور

صبح حضرت مسیح موعود مردانہ مکان مین تشریف لائے۔ دہلی کے سیر کا ذکر درمیان مین آیا۔ فرمایا۔ لہو ولعب کے طور پر پھرنا تو درست نہین البتہ یہان بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبرین ہین۔ ان پر ہم بھی جائین گے۔ عاجز کو فرمایا۔ کہ ایسے بزرگون کی فہرست بناؤ تاکہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے۔ ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ ۲۔ خواجہ نظام الدین صاحب۔ ۳۔ جناب قطب الدین صاحب۔ ۴۔ خواجہ باقی باللہ صاحب۔ ۵۔ خواجہ میر درد صاحب۔ ۶۔ جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی۔ چنانچہ گاڑیون کا انتظام کیا گیا۔ اور حضرت بمعہ خدام گاڑیون مین سوار ہوکر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے راستہ مین حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا۔ قبرستان مین ایک روحانیت ہوتی ہے۔ اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا مین مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ جب انسان قبر پر جاوے۔ تو کہے۔ السلام علیکم یا اہل القبور من المومنین والمسلمین۔ وانا انشاء اللہ بکم للاحقون

حضرت باقی باللہ

خواجہ باقی باللہ کی مزار پر جب ہم پہنچے تو وہان بہت سی قبرین ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھین۔ مین نے غور سے دیکھا۔ کہ حضرت اقدس نہایت احتیاط سے ان قبرون کے درمیان سے چلتے تھے۔ تاکہ کسی کے اُوپر پاؤن نہ پڑے قبر خواجہ صاحب پر پہنچکر آپنے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ بعد دُعا مین نے عرض کی کہ قبر پر کیا دُعا کرنی چاہیئے تو فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دُعائے مغفرت کرنی چاہیئے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دُعا مانگنی چاہیئے۔ انسان ہر وقت خدا کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے۔ قبر کے سرہانے کیطرف ایک نظم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھی ہے۔ بعد دعا آپنے وہ نظم پڑھی۔ اور عاجز راقم کو حکمدیا۔ کہ اس کو نقل کر لو۔ چنانچہ وہ نظم ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

قبلہ ارباب معنی کعبۂ اصحاب دین
مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامی دین نبی اکمل امام المتقین
سرور و فضل گرامی آل ختم المرسلین

کاشف اسرار مطلق واقف عین الیقین
محو ذات اقدس رب باقی بالیقین
غوث اعظم عروۃ الوثقیٰ ز رب العالمین
قطب ارشاد جہان ہم معنی حق الیقین
کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الٰہی مقتدائے العارفین
کے توانم گفت مدح آن خلاصہ واصلین
ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
نعمت اللہ باقی بود باقی شد یقین
مرجع انس و ملک از فضل رب العالمین
نور بیچون بر جبینش تافت از حق الیقین
شد زمین ہمتش روشن قلوب المومنین
خواجگی امکنہ شد مرشد آن شاہ دین
لیک بد مشرب ادیس ہم بہا اصرار دین
چون کمالش وصل دائم بود معنی دل نشین ۱۰۱۲
شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین
وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود سنین
از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین
بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ مین سے تھے شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان بزرگون کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دہلی جیسے شہر کو انہون نے قائل کیا۔ اور یہ وہ شہر ہے۔ جو ہم کو مردود اور مخذول اور کافر کہتا ہے۔

شناخت فقرائے صادق

یہ تو حضرت مسیح موعود نے خواجہ باقی باللہ صاحب و دیگر بزرگان کے متعلق فرمایا اور سچ فرمایا۔ پر میری طبیعت اس وقت ایک اور طرف چلی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے اس احسان کی طرف جو اس رحمان پروردگار نے اپنا ایک نبی اور رسول ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر کیا۔ اور ہماری پشت کو بھاری بوجھون کے نیچے دب کر مرنے سے بچایا۔ دنیا مین لاکھون کتابین ہر مذہب مین موجود ہین۔ کس کس کو کوئی پڑھے اور کس طرح ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ ہزارون شخص ولی اور فقیر مشہور ہین۔ کہان تک کوئی تحقیقات کرے۔ اور کس حیلہ سے اس بھول بھلیان کے پیچیدہ راہ سے اپنے آپ کو نکالے۔ یہ دقتین ہر زمانہ مین ہوتی رہی ہین۔ لیکن یہ وقت تو ایسا ہے۔ کہ گویا گھر گھر ایک نیا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر ایسے وقت مین کسی شخص کی گردن پر یہ بار آجائے۔ کہ وہ دنیا کے مذاہب اور طریقون مین سے اپنے تحقیقات کرکے اور سب کے حالات سے مفصل اطلاع پاکر ایک سچی راہ تلاش کرلے۔ تو میرے خیال مین ایسا شخص اس سے بڑھ کر اور کچھ نہین کر سکتا۔ کہ اپنے آگے ایک ناپیدا کنار لق و دق جنگل پاکر ایک بھاری صدمہ دل پر محسوس کرے۔ اور ایک آہ کھینچ کر جان دیدے۔ اے خدائے کریم و رحیم تیرا فضل ہم عاجز اور ناکارہ بندون پر بے انتہا ہوا۔ کہ تو نے ہمارے درمیان اپنا ایک برگزیدہ بندہ ارسال فرمایا۔ اور اپنے کلام پاک کے ساتھ اس کی راہ نمائی کی۔ وہ تجھ سے ہدایت یافتہ ہوا اور ہمارا ہادی بنا۔ تو نے اس کے ذریعہ سے ہر ایک تاریکی مین ہمارے لئے ایک نور پیدا کیا۔ اور ہر ایک کٹھن اور مشکل سفر کو آسان کر دیا۔ دنیا کے واسطے کیسے مشکلات ہین۔ کہ وہ اچھی کتاب۔ نیک آدمی۔ پاک خیال۔ مقدس راہ کو تلاش نہین کر سکتے۔ پر ہمارے درمیان تو نے آپ ایک اسوۂ حسنہ رکھدیا۔ بے شک تو ایک اللہ ہے۔ اور تو ہی اللہ ہے سب حمد و ثنا تیرے لئے ہے۔ سب صداقتون اور تقدس کا سرچشمہ تو ہی ہے۔ تو ایک قادر خدا ہے۔ تیرے وعدے سب سچے ہین۔ ع۔ تو سچے وعدون والا منکر کہان کدھر ہین

مرزا غلام احمد (جانم فداہ) بیشک تیرا فرستادہ مسیح و مہدی ہے۔ اور تمام مختلف ادیان کے درمیان حَکم ہے۔ اور فیصلہ کر کے افراط تفریط کے درمیان سچی راہ بتلانے والا ہے۔ اس نے مقلدون کو بے جا محبت سے ہٹایا۔ اور غیر مقلدون کو خشکی اور بے باکی مین پڑنے سے بچایا۔ عیسائیون کو وفات مسیح کی خبر دی۔ سکھون کو مقدس چولے کی طرف توجہ دلائی۔ آریون کو نیوگ کی گندی رسم سے نکلنے کے واسطے جگایا۔ سناتنیون کو کرشن کی پاک تعلیم اور دوبارہ اوتار بننے کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ وجودیون کو وحدت شہودی کے عاشقانہ راہ پر لگایا۔ غرض سب کی غلطیان نکالین اور وصال الٰہی کے واسطے شاہ راہ بتادی۔ تو اس کی نصرت کر اور اس کے دشمنون کو ذلیل کر تاکہ تیرے نام کا جلال ظاہر ہو۔ اور ہمین بھی اپنے صادق کی معیت مین صادق بنادے۔ آمین

دہلی کی زمین

سیٹھ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزون کے ساتھ ہی بغاوت نہین کی۔ بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہین۔ اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہون نے ایسے شہر مین کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہون نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کر دیا تھا۔ مرزا جان جانان کو ان لوگون نے قتل کر دیا۔ اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنے ایک آدمی تبرک لے کر آیا۔ اور دھوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والون نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا نے بچا لیا۔ میرے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا۔ تو آٹھ نو ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ اور مین نے سنا ہے۔ کہ بعض کے ہاتھ مین چاقو۔ اور بعض کے ہاتھ مین پتھر بھی تھے۔ یہان تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہین غدر نہ ہو جاوے۔ اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی مین بٹھا کر مجمع سے باہر کیا۔ اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت مین یہ لوگ کوتاہ اندیش۔ پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہین۔ اس کے بالمقابل پنجاب مین بڑی سعادت ہے۔ ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ مین شامل ہوتے چلے جاتے ہین۔ پنجاب کی زمین بہت نرم ہے۔ اور اس مین خدا پرستی ہے۔ طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہین۔ مگر یہ لوگ بہت سخت ہین۔ جس سے اندیشہ ایسے عذاب الٰہی کا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ جب کوئی مامور من اللہ اور ولی اللہ آتا ہے۔ اور لوگ اس کے درپے ایذا اور توہین ہوتے ہین۔ تو عادت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ بعد اس کے ایسے شہر اور ملک پر جو سرکش اور بے ادب ہوتا ہے ضرور تباہی آتی ہے۔ پنجاب مین اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ وہ لوگ خدا کا خوف رکھتے ہین۔ اور خدا کی طرف توجہ کرتے ہین۔ اور اس کثرت سے پنجابیون کا ہماری طرف رجوع ہو رہا ہے۔ کہ بعض اوقات ان کو ہماری مجالس مین کھڑا ہونے کی جگہ نہین ملتی۔

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سے بھی کم عمر پائی تھی۔ (مولوی صاحب مرحوم کی عمر سینتالیس سال کی تھی) خواجہ باقی باللہ کی قبر پر کھڑے ہوکر بعد دعا کے فرمایا۔ کہ ان تمام بزرگون کی جو دہلی مین مدفون ہین کرامت ظاہر ہے۔ کہ ایسی سخت سرزمین نے ان کو قبول کیا۔ یہ کرامت اب تک ہم سے ظہور مین نہین آئی۔

ذلت کا رزق

قبر پر بہت سے سائل جمع تھے۔ فرمایا۔ یہ سائلین بہت پیچھے پڑتے ہین۔ پہلے معلوم نہ تھا۔ ورنہ ان کے واسطے کچھ پیسے ساتھ لے آتے۔ شیخ نظام الدین کی قبر پر سائل اس کثرت سے ہوتے ہین۔ کہ آپس مین لڑنے لگ جاتے ہین۔ یہی ان کا رزق ہو گیا ہے۔ جو ذلت کا رزق ہے۔ رزق کی تنگی بعض لوگون سے بہت بُرے کام کراتی ہے۔ ایک سائل لودیانہ

ہین میرے پاس آیا۔ اور ظاہر کیا۔ کہ ایک آدمی مرگیا ہے اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہون۔ بہر کی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ پہلے دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ میت کہان ہے۔ پھر اس کی پوری مدد کرنا چاہیئے چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا۔ تو تھوڑی دور جا کر سائل بھاگ گیا۔ کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔ تنگی رزق یہ بدبکر کراتی ہے

مساجد

دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ مسجدون کی اصل زینت عمارتون کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیون کے ساتھ ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہین۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہین۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیون سے اس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت مین سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیون کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین دنیا دارون نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا کے حکم سے گرادی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رسان۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدون کے واسطے حکم ہے۔ کہ تقوے کے واسطے بنائی جائین۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اگر آپ نے قلعہ نہین دیکھا۔ تو دیکھ لین۔ ع

آثار پدید است صنادید عجم را

اجل مین تاخیر نہین

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ خدا نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے اشفا دیدی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے۔ تو پھر رک نہین سکتی۔ اور یہ جو حدیث مین آیا ہے۔ کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہین۔ کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کیجاوے وہ کام آتی ہے۔ ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے۔ ایسی سخت بیماری مین مولوی صاحب مرحوم کا اکیاون دن تک زندہ رہنا ہی استجابت دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بھی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے۔ کہ آدمی اچھا ہے۔ زندہ ہی رہے۔ تب خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہین ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

ایک صوفی

۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد ظہر ایک شخص عبد الحق نام جو اپنے آپ کو صوفی ابو الخیر صاحب کے مرید بتلاتے تھے۔ چند طالب علمون کے ساتھ آئے۔ اور بھی دہلی والے آموجود ہوئے۔ حضرت مسیح نے پوچھا۔ کہ کیا تم سب دہلی کے ہو۔ انہون نے کہا۔ ہان۔ پھر میان عبد الحق صاحب نے سوال کیا۔ کہ مین تشفی کے واسطے ایک بات پوچھتا ہون۔ حضرت نے اجازت دی۔

عبد الحق۔ کیا آپ اس مسیح اور مہدی کو یاد دلانے والے ہین۔ جو کہ آنے والا ہے۔ یا کہ آپ خود مسیح اور مہدی ہین

حضرت۔ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہون جو خدا نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا۔ وہ مین ہی ہون جس کے کان ہون۔ وہ سنے۔ اور جس کی آنکھ ہو۔ وہ دیکھے قرآن شریف مین اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت کی گواہی دی۔ دو ہی باتین ہوتی ہین۔ قول اور فعل۔ یہان اللہ تعالے کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی کو دیگر گذشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتون کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو۔ اس کے بعد خدا تعالے نے صد ہا نشانات سے تائید کی۔ جو طالب حق ہو اور خوف خدا رکھتا ہو۔ اس کے سمجھنے کے واسطے کافی سامان جمع ہو گیا ہے۔ ایک شخص پہلی پیش گوئی کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق۔ عین ضرورت کے وقت دعوے کرتا ہے یہ وہ وقت ہے۔ کہ عیسائیت اسلام کو کھا رہی ہے خدا تعالے نے اسلام کی حمایت کے واسطے جو بات پیش کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہین ہو سکتی۔ انیس سو سال سے عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عیسے خدا ہے اور معبود ہے۔ اور چالیس کروڑ عیسائی اس وقت موجود ہے۔ اس پر پھر مسلمانون کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے۔ کہ بے شک عیسے اب تک زندہ ہے۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ سب نبی مر گئے پر وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اب آپ ہی بتلائین کہ اس سے عیسائیون پر کیا اثر ہوگا

عبد الحق۔ عیسائیون پر تو کوئی اثر ہو نہین سکتا۔ جب تک کہ شمشیر نہ ہو

حضرت۔ یہ بات غلط ہے۔ تلوار کی اب ضرورت نہین ہے۔ اور نہ تلوار کا اب زمانہ ہے۔ ابتدا مین بھی تلوار ظالمون کے حملہ کے روکنے کے واسطے اٹھائی گئی تھی۔ ورنہ اسلام کے مذہب مین جبر نہین۔ تلوار کا زخم تو مل جاتا ہے۔ پر حجت کا زخم نہین ملتا۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اس وقت مخالفین کو قائل کرنا چاہیے۔ مین آپ لوگون کی خیر خواہی کی ایک بات کہتا ہون۔ ذرا غور سے سنو۔ ہر دو پہلوؤن پر توجہ کرو۔ اگر عیسائیون کے سامنے اقرار کیا جاوے۔ کہ وہ شخص جس کو تم خدا اور معبود مانتے ہو بے شک وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ ہمارے نبی تو فوت ہو گئے۔ پر وہ اب تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ اگر ہم ایسا کہین تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر ہم عیسائیون کے سامنے یہ ثابت کر دین۔ کہ جس شخص کو تم اپنا معبود اور خدا مانتے ہو۔ وہ مر گیا مثل دوسرے انبیاء کے فوت ہو کر زمین مین دفن ہے۔ اور اس کی قبر موجود ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ جنون تو جانے دو۔ اور میری مخالفت کے خیال کو چھوڑ دو۔ مین پرواہ نہین کرتا۔ کہ مجھے کوئی کافر کہے۔ دجال کہے۔ یا کچھ اور کہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ان ہر دو باتون مین سے کون سی بات ہے جس سے عیسوی مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس تقریر کا میان عبد الحق صاحب پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ فوراً کھڑا ہو کر حضرت اقدس کے ہاتھ چومے۔ اور کہا۔ مین سمجھ گیا۔ آپ اپنا کام کرتے جائین۔ مین دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالی آپ کو ترقی دے۔ انشاء اللہ تعالے ضرور آپ کی ترقی ہوگی۔ یہ بات صحیح ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

انصار بدر

توجہ فرماوین۔ آپ صاحبان کی بہت امداد کی ضرورت ہے اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہین۔ سردست ایک ایک خریدار اور پیدا کر دے۔ تو اخبار کی تعداد چودہ سو تک پہنچ سکتی ہے۔ سردست خرچ بہت زیادہ اور آمد بہت کم۔ صاحب پروپرائیٹر کے سر پر بہت بوجھ ہے اور اس بوجھ کے علاوہ اور بوجھ بھی ان پر ہین۔ وقت ضرورت فنڈ نہ ہونے سے جو تکلیف منیجر کو ہو سکتی ہے اس کا قیاس آپ صاحبان کر سکتے ہین۔ اگر اس وقت فنڈ کافی ہوتا۔ اور پورا سامان مہیا ہو سکتا۔ تو سفر دہلی کے متعلق روزانہ اخبار نکل سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ بہر حال اللہ تعالے کے فضل پر بڑی بڑی اُمیدین ہین۔ آپ صاحبان خریدار پیدا کرنے مین اعانت فرماوین۔ اور اگر خریدار پیشگی قیمت عطا فرماوین۔ تو اس سے کارخانے کو بہت امداد مل سکتی ہے۔

محمد صادق۔ منیجر۔ از دہلی

۲۵ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے - فرمایا - اگلے دن جو خواب مین چنے دیکھے تھے - معلوم ہوتا ہے - کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا -

(میر صاحب دو روز سے درد شکم سے سخت تکلیف مین ہین - لیکن اب بہ نسبت سابق آرام ہے - خدا تعالےٰ شفا دے)

لودیانہ مین قیام

۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مولوی عبد القادر صاحب جماعت لدھیانہ کی طرف سے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ لے کر آئے کہ بعض روانگی پر ایک دو دن کے واسطے لدہیانہ ٹھہرین حضور نے .. یہ درخواست قبول فرمائی - وہان مین غالباً ایک ہفتہ اور قیام رہے گا - انشاء اللہ تعالےٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ (حامداً و مصلیاً) فدک

امابعد چونکہ سائل نے رسالہ موسومہ اصلاح ص۱۳ صفحہ ۵ مین ایک مقدمہ فیصل شدہ فدک کو جو بعہد خلافت راشدہ بخوبی فیصل ہو چکا ہے - بعد مدت تخمیناً ۱۳۰۰ سال کے بعد خلافت خاتم الخلفا مہدی معہود و مسیح موعود از سر نو چھیڑا ہے - اور پھر قرآن مجید سے طالب جواب ہو کر فیصلہ چاہا ہے - لہذا حسب درخواست سائل کے ہم اس وقت احادیث کی تحقیق و تنقیح کی طرف متوجہ نہین ہوتے - صرف قرآن مجید کی چند آیات بحکم والخیر کلہ فی القرآن چند سطور ذیل مین پیش کرتے ہین - سائل پر واجب ہے - کہ اگر ہمارے جواب کا نقص ظاہر کرنا چاہے تو نصوص قرآنی سے ہی کرے - لا غیر مگر سائل پر واجب ہے - کہ شقوق ذیل مین سے فدک کی نسبت کوئی شق متعین کر لے - اگر وہ شق ہمارے مسلمہ ہے - تو فبہا ورنہ ثبوت کامل اور صحیح اپنی شق مسلمہ کا پیش کرے - اور وہ شقوق یہ ہین - فدک خواہ کوئی باغ ہو یا گاؤن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت مین کس طریق سے آیا تھا - آیا زرخرید تھا - یا کسی نے آپ کو ہبہ کیا تھا - یا بذریعہ وراثت آپ کا مملوکہ ہو گیا تھا - یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات مین اپنی ملکیت مقرر فرما لیا تھا - یہ سب شقوق ہمارے نزدیک باطل ہین - اگر سائل کے نزدیک انمین سے کوئی شق صحیح ہو تو اثبات اس کا سائل پر واجب اور ضروری ہے بعد اس کے مطالب جواب ہو سکتا ہے - ثبت العرش ثم النقش - اور اگر یہ فدک اموال غنیمت مین سے تھا جو باتفاق فریقین صحیح اور ثابت ہے - تو وہ خزانہ شاہی مین داخل ہوا - جس کو باصطلاح شرع بیت المال کہتے ہین

پھر وہ مال متروکہ مملوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کب ہوا - اور آیات یوصیکم اللہ فی اولادکم .. الآیات کے تحت مین کب داخل ہوا - اموال غنیمت کے واسطے نص قرآنی موجود ہے - واعلموا انما غنمتم من شیءٍ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم باللہ الی قولہ واللہ علی کل شیءٍ قدیر - پارہ دس رکوع پہلا

اور اگر یہ فدک مال فی مین سے تھا - تو اس کی نسبت نص قرآنی یہ موجود ہے - وما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم - ان آیات کے آخیر مین مال فی کا مال متروکہ مملوکہ نہ ہونا کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا گیا ہے -

اور خزانہ شاہی یعنی بیت المال مین داخل ہونا اللہ تعالےٰ نے مقرر فرما کر اس کے مصارف کو خود بیان فرما دیا - اور جواب حضرت صدیق اکبر کی جانب سے اگر دعویٰ وراثت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف سے واقع ہوا ہو - اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید مین داخل فرما دیا - تاکہ قیامت تک یہ جواب قرآن مجید مین قائم رہے - اور اسی لئے روایات مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نسبت وارد ہے - فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتی ماتت - یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام اس اپنی درخواست سے جو خطائے اجتہادی کی وجہ سے واقع ہوئی - تنگدل ہوئین - اور تا وقت وفات اپنی کے اس بارہ مین کلام نہین کیا - اور کیونکر پھر اس بارہ مین کلام کرتین - حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما - باقی الفاظ سائل کے جو خلاف تہذیب یعنے فدک کا فرق کرنا یا مجادلہ وغیرہ ہین - وہی الفاظ حضرت باب العلم لدنیہ کی طرف منسوب ہو سکتے ہین - کیونکہ انہون نے بھی کسی طرح کی تبدیل و تغیر اپنی عہد خلافت مین نہین فرمایا - فما ہو جوابکم فہو جوابنا - اور اگر من بعد اس خلافت نبوت کے کسی نے اس شاہی خزانے یا بیت المال مین تبدیل یا تغیر کی ہو تو وہ ہم پر حجت شرعی نہین ہے -

سوال دوم کا جواب اسی قدر کافی ہے - کہ اگر تسلیم کیا جاوے - کہ جملہ اہجر استفہموہ کے قائل حضرت عمر ہی ہین - اور دیگر اہل بیت مثل حضرت علی رض وغیرہ کے نہین ہین - جیسا کہ بعض روایات صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے - تو جب دیگر صحابہ اور حضرت عمر چلے گئے - تو پھر حضرت علی رض اور ابن عباس علیہما السلام وغیرہ نے دوات قلم مطلوبہ کیون نہین حاضر کر دیا - پس جو سوالات سائل نے حضرت عمر پر کئے ہین حضرت علی رض اور ابن عباس اور دیگر اہل بیت پر بھی وارد ہوتے ہین - فما ہو جوابکم فہو جوابنا - اور جملہ اہجر استفہموہ سے مراد یہ ہے - کہ یہ کلام حضرت اقدس کا غلبہ مرض کے سبب سے صادر ہوا ہے - اچھی طرح سے دریافت کر لو - کیونکہ حضرت اقدس کی عادت لکھنے کی نہین تھی - کما قال اللہ تعالےٰ

.. اور ہجر کے معنی قاموس وغیرہ مین غلبہ مرض سے خلط کلام اور کوئی کلام خلاف کہنے کے ہین اور یہ شان نبوت کے خلاف نہین ہے - کیونکہ بسبب غلبہ مرض کے اضطراری ہے - نہ اختیاری - اور بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتین فرمائین - اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد - تو ان وصیتون کے وقت اگر آپ لکھ سکتے تھے - تو دوات قلم طلب کیون نہین فرمایا - ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے - کہ خود حضرت ہی کو صحابہ کرام سے حسبنا کتاب اللہ کا اقرار لینا منظور تھا - جب یہ اقرار آپ نے صحابہ کرام سے سن لیا - تو پھر آپ نے دوات قلم طلب نہ فرمایا - کیا اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر نہین تھا - کہ آنحضرت صلعم کو کامل افاقہ دیکر اس مسئلہ ضروریہ کی نوشت خواند کرا لیتا اور خود اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین بھی اسی اقرار کے لینے کی تاکید بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے - قال اللہ تعالےٰ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون - افسوس ہے - سائل پر کہ حضرت عمر کے مطعون قرار دینے کے لئے اہل بیت حضرت کو بھی مطعون قرار دیتا ہے - اور اللہ تعالےٰ پر بھی حرف گیری کرتا ہے - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم تعمیل حکم الٰہی کا اعتراض وارد کر کے معتزل عن الرسالۃ کرنا چاہتا ہے - کما قال اللہ تعالےٰ - بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اطلاع - آج مورخہ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم آنے پر جناب اخی المکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب دہلی تشریف لے گئے ہین - کیونکہ جناب میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل تھی - احباب میر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماوین اور خداوند کریم حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو معہ تمام خدام کے خیریت سے دار الامان والایمان مین جلد واپس لائے آمین ثم آمین

اطلاع - تازہ خط آمدہ از دہلی سے پتہ لگا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی شخص نے بذریعہ تار دریافت کیا کہ کب واپس تشریف لیجائین گے - آپ نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور یہان ٹھہرین گے

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر - پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا